www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حاصل کرنا ہے، تعویذ کیا پیپلی سیاسی عمارت کے لیے کچھ اینٹ اور گارا کی تلاش منظور رہے ہے۔

اس قسم کی سیاست جتنی پیپلز پارٹی کے کارکنوں میں عام ہو گئی ہے، اتنی شاید ہی کسی اور میں ہو۔ غریب عوام کا نعرہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے اور روحانیات کے سلسلہ میں تو پارٹی نے کچھ "فقیہانِ شہر" کی خدمات بھی لے رکھی ہیں۔

گو حج کی خدمات بہت عظیم ہیں لیکن جس شدّ و مد کے ساتھ ان کو اچھالا جا رہا ہے۔ ویسی تڑپ ان کی زندگی کے عنوان سے نمایاں نہیں ہو رہی۔ قول و عمل کا یہ تضاد اسلام کے مستقبل کے لیے نقصان دہ ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ یہ لوگ ان خدمات کو محض رضائے الٰہی کے لیے انجام دیں اور ان کو دکھلاوے اور سیاسی مفاد کی آمیزش سے بالکل پاک رکھیں۔

ایک گزارش اور بھی ہے کہ اگر وزیر اطلاعات کو کسی کو حج کرانا ہی ہے تو ان لوگوں کی تلاش کریں جن کی زندگیاں پاکیزگی اور طہارت میں حرم کا نمونہ ہیں اور جو پروانوں کی طرح شمعِ حرم کے لیے بے چین اور بے کل رہتے ہیں ——— کیونکہ حج سے غرض صرف حجاز کا پھیرا نہیں ہے بلکہ یہ براہیمی قلب و نگاہ کی تخلیق اور آتشیں اعمالِ حیات کا احیا ہے۔ ہمارے خیال میں "حجاج اگاؤ" کی اس مہم چلانے سے زیادہ خود اپنی زندگی میں انقلاب بپا کرنے کی ضرورت ہے جو حضورِ خداوندی میں باریاب ہونے اور تحفۂ درویش پیش کرنے کے لیے مناسب اور ضروری ہے ——— ورنہ ایں شور و فغاں چیزے نیست ———!

صدر بھٹو کا دربارِ عام!

کراچی میں صدر موصوف نے دربارِ عام لگایا اور عوام کی شکایات سنیں اور وہیں بہت سے مقدمات کے سلسلے میں ہدایات جاری کیں اور فیصلے بھی سنائے (اخبارات)

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسلام آباد سے چل کر صرف کراچی میں جا کر کیوں دربار لگایا۔ راولپنڈی، لائل پور، ملتان، لاہور اور بہاولپور جیسے شہروں میں یہ دربار کیوں نہ لگے؟ ——— جو مقدمات وہاں سنے، ان سے کہیں زیادہ سنگین کیس دوسرے علاقوں میں موجود ہیں اور اس قسم کے لوگ آپ کو بکثرت ملیں گے جن کی پکار اللہ کے سوا اور کوئی سننے والا ہی نہیں ہے۔ آخر ان کی طرف بھی تو اک نگاہِ کرم درکار تھی۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

صدر موصوف ایک سیاسی پارٹی کے رہنما اور ملک کے صدر ہیں، جن کے فرائض میں عدالتوں کے کام میں مداخلت کرنا نہیں بلکہ عدالتوں کے فیصلوں کو نافذ کرانا ہے۔ لیکن یہ عجیب قصہ ہے کہ اب جناب ــــ نے "شعبۂ عدالت" بھی اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

پارٹی اگر ملک، قوم اور اپنا بھلا چاہتی ہے تو اس کو اخلاص اور سنجیدگی کی راہ اختیار کرنی چاہیے ملک اور قوم کی قیادت کرنی کھیل تماشا تو ہے نہیں، اس کے لیے خون پسینہ اور دن رات ایک کر دینے کی ضرورت ہے بہر حال اگر دفتر عمل میں اخلاص اور استعداد کی کچھ پونجی موجود ہے تو پیش کیجیے، پوری قوم اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھے گی اور اگر اِدھر اُدھر کی باتوں سے اس کو بہلانے کی کوشش کی گئی تو وہ پارٹی کے پورے مستقبل کو مسترد کر دے گی۔

ـــ کراچی میں جا کر بہت ہی گمنام اور عام قسم کے کیس سنے ہوں گے اور خدا جانے ایک ہی نشست میں ان مقدمات کے پورے مالہ وما علیہ کو کیسے سمجھا اور کس بنیاد پر آناً فاناً فیصلے سنائے ـــ یہ سب ایسی باتیں ہیں کہ ہماری ناچیز عقل سے باہر ہیں ـــــ کیا ہی اچھا ہوتا اگر صدر موصوف ڈاکٹر نذیر احمد شہید اور خواجہ رفیق کے کیس کی روداد بھی سنتے اور "جرم حق" کے ان مجرموں کی بھی دادرسی فرماتے

ع ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی

خود لاڑکانہ شہر میں دن دہاڑے جماعتِ اسلامی کے دفتر کو جس طرح تہس نہس کیا گیا تو کیا وہ موقع دربارِ عام کا نہ تھا ـــــ گھر میں جو کیس بن رہے ہیں ان کی فکر کون کرے گا؟

دل کسی کے ساتھ اور تلواریں کسی کے ساتھ!

لاہور پہنچنے کے بعد ہوائی اڈے پر ایک اخبار نویس نے پروفیسر غفور احمد سے پوچھا کہ:

" کیا دستور کو جمہوری اور اسلامی بنانے کے لیے آپ کو پیپلز پارٹی کے بعض ارکان کا تعاون بھی حاصل ہوگا؟"

تو انہوں نے کہا کہ:

" ان لوگوں کے بارے میں کچھ نہ پوچھیے، یہ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں، یوں وہ جمہوریت کے ہم سے بڑھ کر حامی بنتے ہیں اور نجی ملاقاتوں میں ہمیں یہ طعنے دیتے ہیں کہ ہم حکومت سے سمجھوتہ کر رہے ہیں مگر اسمبلی میں ان کا کردار یکسر مختلف ہوتا ہے۔ ان کا

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

معاملہ عجیب ہے۔ ان کے دل کسی کے ساتھ ہیں اور تلواریں کسی کے ساتھ" (وفاق ۴ر فروری)

۔ دراصل یہ لوگ کچھ غیر نظریاتی قسم کے ہیں، ورنہ اس قسم کی پالیسی قوم کے منتخب رہنماؤں کے لیے عجیب سے عجیب تر ہے۔

قومی رہنما بہت بڑی اکسیر ہیں، بشرطیکہ قوم ان کے انتخاب میں احتیاط برتے۔ ورنہ یہ اکسیر بے کار شے سے بھی بدتر ثابت ہوتی ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو آپ کو یہی محسوس ہوگا کہ برسوں سے ہمیں کچھ اسی قسم کے لوگوں سے پالا پڑ رہا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ——!

یہ قومی غیرت کے خلاف ہے!

لفٹیننٹ جنرل امیر عبداللہ خاں نیازی اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ:

"ابھی پچھلے دنوں اخبارات میں جنگی قیدیوں کی رہائی کے لیے لاہور میں نکلنے والے خواتین کے جلوس کی تصویریں شائع ہوئی ہیں جس میں خواتین ماتم کناں ہیں۔ آپ تصور نہیں کر سکتے کہ مجھے اس سے کس قدر صدمہ پہنچا ہے۔ خدارا ان مظاہروں سے اجتناب کریں —— خدارا ہماری رہائی کے لیے آنسو نہ بہایئے۔ ہم ذلت کی رہائی سے دشمن کی قید میں رہ کر مرجانا بہتر سمجھتے ہیں" (وفاق ۸ر فروری)

اب اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر کورٹ والڈ ہیم کی آمد پر اسلام آباد میں جس طرح سسکیاں بھرتے اور روتے ہوئے خاموش مظاہرہ کیا گیا اور جس عاجزی اور انکساری کے ساتھ ان کے سامنے اپیلیں کی گئی ہیں، جب جنرل نیازی اس کی رپورٹ پڑھیں گے تو ان پر کیا گزرے گی؟ رہی جائیں، ان کے سامنے اپنا کیس رکھیں۔ لیکن وضع داری اور خودداری پر آنچ نہیں آنی چاہیئے، ورنہ شرم کے مارے قوم کی گردنیں جھک جائیں گی۔ کاش! ہم خوشی اور غمی ہر حال میں سنجیدہ اور باوقار رہنا سیکھ سکیں۔ مندرجہ ذیل خبر ہمارے لیے حد درجہ آزار دہ ہے جس سے ہماری عزت نفس کو سخت ٹھیس پہنچی ہے، ملاحظہ ہو:

"بھارت میں قید مشرقی پاکستان کے سابق فلیگ آفیسر کمانڈنگ ایڈمرل ایم شریف کی بارہ سالہ بیٹی مس راحت شریف نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نام ایک خط میں استفسار کیا ہے کہ:

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"اس کے ابو بھارتی قید سے کب واپس آئیں گے۔ میں اپنے ڈیڈی سے بہت اداس ہوں، اگر آپ ہمارے ڈیڈی ہمیں واپس لا دیں تو ہم سب آپ کو دعائیں دیں گے۔"

(نوائے وقت ۸، فروری)

اس پہ ہم اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ:

؎ خریدیں نہ جس کو اپنے لہو سے مسلماں کو ہے ننگ وہ پادشائی

پیپلز پارٹی کا تکیۂ کلام!

طفل تسلیوں کے لیے ارباب اقتدار نے اب تک جو نعرے تجویز کیے ہیں یا انہوں نے اپنا جو تکیۂ کلام بنا رکھا ہے ان میں سے دو یہ ہیں:

۱۔ "ہم نے فلاں کام کے کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔"

۲۔ "ہم کسی کو اس کی اجازت نہیں دیں گے۔"

اور یہ کہہ کر دراصل وہ عوام کو یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ گھبراؤ نہیں،

ہم آئے کہ بس آئے!

؎ ہمراز مرے غمخوار مرے امر نے ہی نہیں دیتے مجھ کو ہر بار یہی کہتے ہیں مجھے، وہ آتا ہے وہ آنا ہے

جب تک یہ لوگ عوام کے ساتھ ایسی پالیسی ترک نہیں کریں گے۔ اس وقت تک ان کے کسی کام میں کوئی برکت نہیں ہوگی اور نہ ہی عوام کے مصائب حل ہوں گے۔

دراصل ارباب اقتدار اپنے ہر کھوکھلے وعدہ اور نعرہ میں ناکام ہو جانے کے بعد نیا پینترا بدلنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں تاکہ بھرم باقی رہے۔

پیپلز پارٹی کو، قوم کو جفاکیش، سخت کوش اور خلاق بنانے کی کوشش کرنا چاہیے تھی۔ کیوں کہ زندہ قوموں کی یہی نشانی ہوتی ہے، مگر افسوس! اس نے اس کے بجائے بیٹھے بٹھائے اللے تللے کرنے اور تن آسانی کے خواب دکھا دکھا کر پوری قوم کی ہمتوں، ولولوں اور کارکردگی کو سخت نقصان پہنچایا ہے اگر ہم یہ کہیں کہ قوم کے ساتھ اس نے جو زیادتیاں کی ہیں، یہ زیادتی ان سب سے بڑی زیادتی ہے تو اس میں قطعاً کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔

قوم کو لفظوں کی شعبدہ بازی کے ذریعے بہلانے والے انجام کار بری طرح فیل ہو جاتے ہیں،

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ